اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۳ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۹

مجلس اتحاد ملّت اور احرار

افتراق و تشتّت پیدا کرنے کی مذموم روش

احرار نے تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں سے شرمناک غداری کر کے اور اغیار کا آلۂ کار بن کر جس قساوت قلبی کے ساتھ ملت مسلمہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اور جس بے دردی سے ان کے مجروح قلوب پر نمک پاشی کی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ لیکن سب سے زیادہ ناپاک اور مکروہ حرکت جس کے وہ مرتکب ہوئے۔ یہ ہے۔ کہ جب سے مسلمانوں نے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی قیادت قبول کرتے ہوئے اپنی تمام قوتوں کو ایک جگہ مرکوز کرنے کے لئے مجلس اتحاد ملت قائم کی۔ احرار کے سینے پر سانپ لوٹتا رہا۔ اور وہ اسی کوشش میں رہے۔ کہ مجلس اتحاد ملت کو اس کے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ اور اس کے خلاف سازشیں کر کے اسے ناکام بنا کر اپنی غداری اور قوم فروشی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے احرار اسی روز سے جبکہ مجلس اتحاد ملت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دامے درمے قدمے اس کی مخالفت کرنے اور اس کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے میں مشغول رہے۔ مجلس اتحاد ملت کے ارباب فکر و عمل کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس بدخواہ اور ننگ اسلام فرقہ کے ہتھکنڈوں سے اپنے آپ کو بچاتے۔ اور ان کی سازشوں کا شکار نہ بنتے۔ لیکن واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کی شرمناک چالیں کارگر ہو رہی ہیں۔ اور ان کی یہ دیرینہ آرزو بر آتی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اسلامی صفوں میں انتشار پیدا کر کے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا جائے۔

افسوس کا مقام ہے۔ کہ حال ہی مجلس اتحاد ملت میں کانفرنس کے انعقاد کے مسئلہ پر ہی افتراق پیدا ہو گیا۔ ایک فریق کانفرنس کے انعقاد کا حامی ہے۔ تو دوسرا اس کے التوا کا مؤید۔ ایک اس کے انعقاد کو ضروری خیال کرتا ہے۔ تو دوسرا اسے بالکل غیر ضروری یقین کرتا ہے۔ ان حالات میں قوم و ملت کی بہبود کا تقاضا یہ تھا۔ کہ انتشار و افتراق سے پرہیز کیا جاتا۔ اور باہمی افہام و تفہیم سے امور متنازعہ کا فیصلہ کیا جاتا۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ سید جماعت علی شاہ صاحب امرتسر میں کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اور لاہور اور امرتسر کی مجلس اتحاد ملت کے بعض رکن اس کانفرنس سے علیحدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

ارباب مجلس کی موجودہ نا اتفاقی غیروں کے لئے باعث خندہ و تضحیک تو تھی ہی۔ لیکن احرار اسے اپنی کامیابی تصور کرتے ہوئے سب سے زیادہ اس پر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اور الگ کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ اور اس گھڑی کے انتظار میں آنکھ لگائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ مجلس اتحاد کتم عدم میں پنہاں ہو جائے۔ اور وہ پھر مسلمانوں کے زر و سیم پر دندان حرص و آز کو تیز کر کے اپنے دوزخ شکم کو پر کریں احرار کی قلبی مسرت۔ اور ان کے اس انتظار کا اظہار احرار کی اس روش سے ظاہر ہے۔ جس کا اظہار اخبار "پرتاپ" (۱۰ جنوری) نے بایں الفاظ کیا ہے۔ کہ:-

"مجلس احرار شہید گنج کانفرنس کے سلسلہ میں بالکل خاموش رہے گی۔ تا کہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ پیر جماعت علی شاہ یا مجلس اتحاد ملت مسلمانوں کی کہاں تک بہتری کی خواہاں ہے۔"

گویا احرار کا الگ کھڑے ہو کر مسلمانوں کی باہمی ناچاقی پر خوش ہونا صرف اس غرض سے ہے۔ کہ وہ مجلس اتحاد ملت کے تفرق و انتشار کے انتظار میں گھڑیاں گن رہے ہیں اور اس کے کھنڈرات پر اپنی بنیادیں تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ مجلس اتحاد ملت بلاشبہ احرار کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہی ہے اور ان کی تمام تر کوشش یہی ہے۔ کہ اس کو ہر ممکن طریق سے نقصان پہنچایا جائے اور مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مسئلہ کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا جائے۔ لیکن کیا مجلس اتحاد ملت ان خطرات کو محسوس کرتی ہوئی افتراق و انشقاق کی اس خلیج کو جو اس کے ارباب عمل کے درمیان حائل ہو رہی ہے۔ دور کرنے کی کوشش نہ کرے گی۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اشتراک عمل کا بہتر وہی نمونہ پیش کرے گی جس کا اظہار وہ اپنے سابقہ طریق کار سے کرتی چلی آئی ہے۔

مسلمانوں کے متعلق مہا سبھائی ذہنیت

مہا سبھائی ذہنیت کو بے نقاب کرتے ہوئے گزشتہ دنوں اجلاس پونا میں مسٹر شنکر اچاریہ نے یہ عجیب بات کہی تھی۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے اور دوسری اقوام کو جلد یا بدیر یہ ملک خالی کرنا پڑے گا۔ چونکہ یہ ایک ایسا بیان تھا جسے کوئی امن پسند اور حب الوطنی کا جذبہ رکھنے والا ہندوستانی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور بعض قابل تعریف جرأت سے کام لیتے ہوئے ہندوؤں کے بعض طبقات نے بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی اس لئے اب مسٹر شنکر آچاریہ نے ایک اور بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ میرے ان الفاظ کا غلط

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

میری لڑکی بعارضہ بخار دخسرہ بیمار رہی ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار۔ اکبر خان اصغر نوح ضلع گوڑگانواں۔

ولادت

(۱) سید محمود صاحب ساکن داتا پیران ضلع ہزارہ حال کراچی کے ہاں ۴ جنوری اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار۔ رفیع الزمان کلرک کسٹم ہوس کراچی

(۲) مکرمی عزیز اللہ صاحب سکنہ تاروڑال کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام حضرت امیرالمومنین نے سمیع اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ غلام محمد اختر شاہ وارڈن (اوچ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے دو بیٹوں۔ ملک صلاح الدین صاحب مولوی فاضل سٹوڈنٹ ایم۔ اے۔ اور ڈاکٹر ابراہیم عطاء اللہ خان صاحب ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف کے نکاح اخویم حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ کوئٹہ کی دو صاحبزادیوں امت الرشید بیگم صاحبہ و نصرت اللہ بیگم صاحبہ سے علی الترتیب پانچ پانچ سو روپیہ مہر پر پڑھے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ یہ ہر دو رشتے اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔
خاکسار۔ نیاز محمد ڈسپنسر کسوال سیٹلمنٹ ضلع منٹگمری۔

دعائے مغفرت

میرا ایک رضاعی بھائی کامل دین جو مخلص احمدی تھا۔ موضع ادرحمہ میں فوت ہوگیا ہے احباب دعائے مغفرت کریں۔ علاوہ ازیں ایک احمدی بڈھے خان نامی ساکن موضع گوبیکی جلسہ پر سندھ سے قادیان آئے اور جلسہ سے واپس جاکر اپنے گاؤں میں بعارضہ نمونیا فوت ہوگئے۔ وہ بہت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔
خاکسار۔ بشیر علی عفی عنہ قادیان۔

(۲) مولوی قطب الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورت دکشمیر تحصیل کولگام کی اہلیہ جو نہایت مخلص احمدی تھیں۔ ۲۱ شوال کو فوت ہوگئیں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار۔ عبدالغنی شورت کشمیر

کیا ہوا ان کی جفاؤں سے زبان اہل درد

از جناب عبدالستار خان صاحب وفا شاہ آبادی

کس لئے بے درد ہیں آزار جان اہل درد
ہیں وہ ششدر دیکھ کر تاب و توان اہل درد
رچ گئے ہیں پہلے سے بھی پیر و جوان اہل درد
کس طرح بیدرد ہونگے قدر دان اہل درد
روز افزوں ہو رہی ہے عز و شان اہل درد
جبکہ ہو فضل الٰہی پاسبان اہل درد
خاک بے دردوں کو ہو احساس شان اہل درد
کوئی بیٹھے گا نہ جبتک درمیان اہل درد
جو بی قسمت سے وہ ہے دلستان اہل درد
غیب سے اک ہاتھ ظاہر ہو تو بیڑا پار ہو
یہ نہ سمجھو چپ ہیں وہ ظلم و تعدی دیکھ کر
ہنس لو جتنا آج چاہو دیکھ لینا کل نہیں
داستان درد وہ سنتے نہیں اس خوف سے
ہر طرف پھرنے لگے بیدرد مرجھائے ہوئے
کاش ان سے کوئی پوچھے کیا ہوئیں وہ طاقتیں
چاہتے ہو خیر اگر اپنی تو بے چون و چرا
جو کیا اچھا کیا۔ جو ہو چکی وہ ہو چکی
دیکھ لینا خاک کردیگا یہ ہر بے درد کو
بارک اللہ بارک اللہ آفریں صد آفریں
لذت آزار کا کچھ ایسا چسکہ پڑ گیا۔
سوز جبتک ہو نہ پیدا ساز بھی بیکار ہے
درد اہل درد رکھتا ہے وفا بھی کچھ نہ کچھ
شہرۂ آفاق مختار اے زبان اہل درد
خوب ہی کھینچے ہیں نقش جذبہ ہائے رنگ رنگ
کی ہیں تیری طبع رنگیں نے وہ گل افشانیاں
شان انداز تکلم کہہ رہی ہے برملا
دردمندوں کے دلوں میں تھا جو کچھ سب کہدیا
تیرے لب سے لفظ ادھر نکلا ادھر ہر دل میں تھا
گوہر و صادق ہیں بسمل اور روتے ہیں فا

کیوں نہیں خوف خدا نے مہربان اہل درد
ناتوانی میں یہ ہے عزم جوان اہل درد
کیا ہوا ان کی جفاؤں سے زبان اہل درد
بھول کر بھی جب نہیں سنتے بیان اہل درد
اور ہی ہیں اب زمین و آسمان اہل درد
پھر ہے کون ایسا مٹا دے جو نشان اہل درد
درد والے ہی سمجھ سکتے ہیں آن اہل درد
خاک ہوگا واقف انداز شان اہل درد
خود ہے جو لذت کش درد نہان اہل درد
بحر غم میں آج کل ہے کاروان اہل درد
بارگاہ رب میں ہے گویا زبان اہل درد
خون رلوائیگی چشم خونچکان اہل درد
گھر نہ کر لے خانۂ دل میں بیان اہل درد
جب ہوئے ناکام لے کر امتحان اہل درد
جن کے باعث تم بنے تھے دشمنان اہل درد
سر جھکا دو آ کے پیش آستان اہل درد
بندہ پرور اب نہ کھلوائیں زبان اہل درد
شعلۂ جوالہ ہے سوز نہان اہل درد
دیدنی ہے ضبط قلب ناتوان اہل درد
درد ہی ہے باعث آرام جان اہل درد
درد ہے مضراب تار ساز جان اہل درد
گو شمار اس کا نہیں ہے درمیان اہل درد
طوطی رنگیں نوائے بوستان اہل درد
دل پکار اٹھے کہ تو ہے ترجمان اہل درد
ہو گیا جن سے معطر مغز جان اہل درد
تیرے لب گویا ہیں بہر داستان اہل درد
سچ کہا جس نے کہا تجھ کو زبان اہل درد
دلنشیں کردی ہے تو نے داستان اہل درد
تجھ سے اے مختار سن کر بیان اہل درد

تحریک جدید کے ماتحت بیرونی ممالک میں جانیوالوں کیلئے قابل تقلید مثال

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ ہمارے احمدی نوجوان تبلیغ کے لئے بیرونی ممالک میں چلے جائیں۔ اور اس امر کا کوئی خیال نہ کریں۔ کہ وہ سفر کس طرح کریں گے۔ اور درمیانی دقتوں کا کیا علاج ہوگا۔ کیونکہ ایسے قربانی کرنے والے اشخاص کے لئے اللہ تعالیٰ خود سامان پیدا کر دیتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ انسان اس کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے حقیقی آمادگی کا ثبوت دے۔ چنانچہ ایسے احباب کے سامنے ایک نوجوان محمد عثمان صاحب انور ساکن صریح ضلع جالندھر کی مثال پیش کی جاتی ہے یہ ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء کو اپنے وطن سے جذبۂ تبلیغ لے کر نکلے۔ اور پیدل دہلی پہونچے۔ وہاں سے کچھ بساطی کا سامان لیکر علی گڑھ سے ہوتے ہوئے کلکتہ پہونچے۔ اور پھر ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بذریعہ جہاز کلکتہ سے رنگون پہونچ گئے۔ اب ان کا ارادہ آگے بڑھنے کا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے بیرونی ممالک میں نکل جائیں۔ پھر دیکھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کی امداد کرتا ہے۔ دوستوں کو اس باہمت نوجوان کی مثال سے سبق لینا چاہیئے۔ اور دیوانہ وار احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر باہر چلا جانا چاہیئے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ایک احمدی بچی کا رویاء

میری بڑی لڑکی نے جس کی عمر ۱۳ سال ہے۔ رویا دیکھا۔ کہ ہمارے کوارٹر کی چھت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں۔ لڑکی کو دیکھتے ہی حضور اس کے پاس صحن میں تشریف لے آئے۔ بعد سلام لڑکی نے حضور سے دریافت کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اب حضور کو کیا حکم دے کر بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ کہہ دوں۔ جماعت مخالفوں کو مخالفت کرنے دے۔ اور اپنا کام کرتی چلی جائے۔ اس کے بعد لڑکی بیدار ہوگئی۔ خاکسار محمد حسین دفتر ملٹری فنانس نئی دہلی۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی جلسہ سالانہ پر تقریر

گزشتہ سے پیوستہ

تجدید دین کیلئے حضرت مسیح موعود کی بعثت

موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام اندرونی اور بیرونی حملوں سے کچلا گیا ہے۔ اور ظاہری اسباب نصرت و تقویت اس کے لئے معدوم نظر آتے ہیں۔ خدا تعالٰے کی طرف سے جس نے انا لہ لحافظون کے ارشاد میں حفاظت قرآن و اسلام کا وعدہ دے رکھا تھا۔ عین وقت ضرورت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تجدید دین کے لئے صدی کے سر پر مبعوث فرمائے گئے۔ تا آپ کے ذریعے وعدہ تمکین دین اور وعدہ تبدیل خوف با من کو دنیا کے سامنے پُر قوت اعجازی نشانوں کے ساتھ پورا کر کے دکھایا جائے۔ چنانچہ اسلام کی حقانیت اور اس کی صداقت کے تازہ نشانوں کے ثبوت جو خدا تعالٰے کی طرف سے حضرت مرزا صاحبؑ کے ذریعے پیش کئے گئے۔ انہیں دیکھ دیکھ کر حق کے متلاشی اور سچائی کی تڑپ رکھنے والوں نے باوجود طرح طرح کی مخالفتوں کے اس سچائی کو قبول کیا۔ اور قبول کر رہے ہیں۔ لیکن غیر احمدی علماء کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت اور عداوت کی وجہ سے اپنے مسلماتِ دینیہ سے بھی اپنی شامت اعمال سے انکار کرنا پڑا۔ اور بالفاظ دیگر حضرت مرزا صاحب کے انکار اور تکذیب سے خدا اور رسول اور قرآن و حدیث کا انکار و تکذیب بھی لازم آئی مثلاً وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ صدی کے سر پر کسی مجدد کی بعثت کی پیشگوئی۔ آیت استخلاف اور حدیث بعث مجدد دین کے رُو سے صحیح اور درست ہے۔ اور اس چودھویں صدی سے پہلے ہر صدی میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ چنانچہ حضرت مجدد صاحب سرہندی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی جو مجددین میں سے مشہور اور مسلم بزرگ ہیں۔ مجدد کی حیثیت سے اسی حدیث کی پیشگوئی کے مصداق گزرے۔ لیکن موجودہ صدی میں کوئی مجدد نہیں آیا۔ حالانکہ اس دستور سابق کے مطابق چودھویں صدی پر بھی کسی مجدد کا مبعوث ہونا ضروری اور یقینی امر تھا۔ جو احمدی جماعت کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جو اس چودھویں صدی کے سر پر بغرض تجدید دین بشانِ مسیحیت و مہدویت مبعوث کئے گئے ہیں۔

غیر احمدیوں کے عقیدہ کا نتیجہ

جماعت احمدیہ کے نزدیک آج بعثت مجدد کی پیشگوئی جو خدا تعالٰے کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے پیش کی گئی۔ اس کے پورا ہونے سے خدا تعالٰے اور اس کے رسول کا تازہ نشان صداقت و حقیت ظہور میں آیا۔ لیکن غیر احمدی کہتے ہیں۔ مرزا صاحب اس صدی کے مجدد نہیں۔ اگر وہ مجدد نہیں۔ تو کوئی اور تو ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی اور بھی نہ دکھایا جائے اور حضرت مرزا صاحب کا انکار اور تکذیب کی جائے تو اس سے تو خدا اور رسول کی بھی تکذیب لازم آتی ہے۔

رمضان میں خسوف و کسوف

اسی طرح چاند اور سورج کا خسوف و کسوف جسے رمضان کی مقررہ تاریخوں میں دارقطنی کی کتاب حدیث میں مہدی کے ظہور کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ایسا ہی ذُوالسنین ستارہ کا طلوع جماعت احمدیہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوٰئے مہدویت کی تصدیق میں یقین کیا۔ اور اسلام، خدائے اسلام اور نبیٔ اسلام کی حقیت اور صداقت کا ایسے تازہ نشان تسلیم کیا۔ لیکن غیر احمدیوں نے حضرت مرزا صاحب کی تکذیب سے اس عظیم الشان نشان کی تکذیب اور اس نشان کی تکذیب سے اسلام اور خدائے اسلام اور نبیٔ اسلام کی تکذیب کی۔

نشانات صداقت کی کثرت

اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے دعوٰئے مسیحیت کی تصدیق میں احمدی جماعت نے ان سب نشانوں کی تصدیق کی۔ جو مسیح موعود کے لئے بطور علامات اور شواہد تھے۔ جیسا کہ ریل۔ موٹر۔ سائیکل اور ہوائی جہاز وغیرہ نئی سواریوں کا ظہور۔ دریاؤں کا پھاڑا جانا۔ اور نہروں کا بکثرت نکالا جانا۔ اور جنگلوں کا آباد ہونا۔ اور پہاڑوں کا اڑایا جانا مطابع اور مطابع کے ذریعہ کتب اور اخباروں کا کثرت سے شائع کیا جانا۔ ایک قوم کا دوسری قوم پر اور ایک بادشاہت کا دوسری بادشاہت پر چڑھائی کرنا۔ طاعون ہیضہ۔ قحط۔ انفلوئنزا وغیرہ وباؤں کا پھیلنا۔ اور مختلف زمین کے خطوں میں زلزلوں کا غیر معمولی طور پر قہری نشان کی صورت میں حملہ آور ہونا۔ اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ہلاک کرنا۔ یہ وہ نشانات ہیں۔ جو خدائے جبار و قہار کی ہستی۔ اور اسلام۔ اور نبیٔ اسلام کی حقیت اور صداقت کے تازہ بتازہ نشان ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہزاروں لاکھوں غیر مسلم بھی مصدق بن گئے۔

سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کے ڈھنگ

جماعت احمدیہ جب مختلف مذاہب کے لوگوں کے سامنے یہ زندہ اور تازہ نشانات خدائے اسلام اور نبیٔ اسلام کی حقیت کے بیان کرتی ہے۔ اور دوسری طرف ان نشانوں کو حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے شواہد کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ تو غیر احمدی علماء محض حضرت مرزا صاحب کی عداوت اور مخالفت کی وجہ سے ان نشانوں کی بڑے زور سے تکذیب کرتے ہیں۔ اور سادہ مزاجوں کو یہ کہکر بہکاتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا یہ کہنا کہ یہ نشانات خدا اور رسول کے پورے ہوئے اور یہ اسلام کی صداقت کے تازہ ثبوت ظہور میں آئے۔ محض غلط اور جھوٹ ہے۔ کوئی نشان ابھی تک ظہور میں نہیں آیا۔ گویا بالفاظ دیگر حضرت مرزا صاحب کی تکذیب سے اسلام۔ خدائے اسلام اور پیغمبر اسلام کی بھی تکذیب کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور اگر غیر احمدیوں میں سے کوئی ان نشانوں کی تصدیق کرے۔ تو اسے تصدیق سے منع کرتے ہیں۔ جس طرح کہ علماء یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق سے اپنے لوگوں کو منع کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ علمائے یہود اپنے لوگوں سے کہتے۔ اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم افلا تعقلون۔ یعنی کیا تم ان مسلمانوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں ایسے نشانوں اور ایسی باتوں کو بیان کر دیتے ہو۔ جن سے خدا کی طرف سے تم پر انہیں فتح حاصل ہو۔ اور وہ ان نشانوں کی تصدیق کے ساتھ خدا کے حضور تم پر حجت سے غالب آئیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے جو ایسی باتیں اپنے مفاد کے خلاف کرتے ہو۔ آج غیر احمدی علماء بھی سادہ مزاج مسلمانوں کو بالکل یہود کی طرح چکمے دیتے ہیں۔ اور انہیں ورغلاتے ہوئے تصدیق حق سے باز رکھنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں مگر حق اپنی پُر قوت تجلی کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں چمک دکھا رہا ہے۔

صداقت معلوم کرنے کا ایک عام فہم معیار

طالبانِ حقیقت کے لئے حضرت مرزا صاحب کی صداقت معلوم کرنا نہایت ہی سہل امر ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق دو ہی خیال ہو سکتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ اپنے دعوٰی میں صادق اور سچے ہیں۔ یا یہ کہ آپ اپنے دعوے میں سچے نہیں۔ قرآن کریم نے صدق اور کذب کے امتیاز کے لئے خدا تعالٰے کی طرف سے صادق اور کاذب کی شناخت۔ جو قانون بطور معیار پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر مدعی نبوت و رسالت خدا کی طرف سے ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا تعالٰے کی طرف سے وہ سلوک کیا جائے گا۔ جو ہمیشہ وہ اپنے سچے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کیا کرتا ہے اور اگر مدعی نبوت و رسالت اپنے دعوے میں کاذب اور مفتری ہے۔ تو خدا تعالٰے اُس سے وہی معاملہ کرے گا۔ جو اس کی طرف سے ہمیشہ مفتریوں اور کاذب مدعیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

چنانچہ خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ قد خاب من افترى (طٰہٰ) ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين (الحاقہ) یعنی مفتری کے متعلق خدا تعالٰے کا یہ قانون ہے۔ کہ وہ جس مقصد کو حاصل کرنا چاہے۔ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور جان بوجھ کر خدا تعالٰے کی طرف اپنے اقوال کو منسوب کرنے کی صورت میں افتراء کرنے والے کے لئے یہ سزا ہے۔ کہ وہ جان سے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں ڈوئی امریکن ڈاکٹر عبدالحکیم چراغدین جمونی جنہوں نے نبوت و رسالت کا جھوٹا دعوےٰ کیا ہلاک کر دیئے گئے۔ اور اس کے بعد ان کا سلسلہ چل نہ سکا۔ ایسا ہی اور مدعیوں کا حال ہے۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کی دیکھا دیکھی دعوےٰ تو کر دیا۔ لیکن خائب و خاسر رہ گئے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب خدا کے اس وعید سے جو مفتری اور متقوّل کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ بالکل محفوظ رہے۔ اور یہ عجیب بات ہوئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب باوجود اقوام عالم کی سخت سے سخت اور شدید مخالفتوں کے کامیاب ہوئے اور دوسرے مدعیان نبوت و رسالت باوجودیکہ ان کی یا تو کسی نے مخالفت ہی نہیں کی۔ اور یا کسی نے کی تو اور رنگ میں جس کا نفس وحی یا دعوےٰ نبوت و رسالت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ ناکام و نامراد رہے

نصرت و تائید الٰہی

دوسری بات جو اللہ تعالےٰ نے صادق مدعیان نبوت و رسالت کے متعلق بطور معیار پیش کی ہے۔ وہ سورۂ مومن کی آیت انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا ہے۔ یعنی جن لوگوں کو ہم اپنی طرف سے رسول بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ ہم ان کی نصرت کرتے ہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں کی بھی جو ہمارے رسولوں پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ویسی ہے۔ جو حکومتوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص حکومت کے دائرہ کے اندر رعایا میں کھڑے ہو کر مفتریانہ طور پر کوئی عہدہ دار بن جائے۔ اور رعایا کو فریب کی راہ سے لوٹنا چاہے یا کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے۔ تو اسے زیادہ مہلت اس افترا پردازی میں نہیں مل سکتی۔ بلکہ حکومت اس کے مفتریانہ دعوےٰ پر اسے فوراً پکڑتی اور سخت سے سخت سزا دیتی ہے۔ لیکن اگر واقعی وہ گورنمنٹ کا رکن ہو۔ اور کسی خدمت پر مامور ہو۔ اور رعایا اس سے بغاوت اور سرکشی سے پیش آئے۔ تو گورنمنٹ رعایا کے ان شریر آدمیوں کو سخت سزا دیتی ہے۔ اور اپنے نمائندہ کی امداد اور نصرت کرتی ہے۔ بلکہ ان کی بھی جو اس حاکم نمائندہ کی امداد اور تعاون کریں۔ اسی طرح مفتری اور صادق کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے حکومتوں کے دستور کے مطابق معاملہ کیا جاتا ہے۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم سے ایک معیار کا استنباط

اللہ تعالےٰ نے مدعی صادق اور مدعی کاذب کے معلوم کرنے کے مسئلہ کو بیٹے کے شناخت کرنے پر بھی قیاس کر کے پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم یعنی اگر یہ لوگ جو نبی کی شناخت کے لئے اپنے اندر خواہش اور سچی تڑپ رکھتے ہیں۔ اس نبی کو جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنے آپکو ظاہر کر رہا ہے۔ شناخت کرنا چاہیں تو ان کے لئے صرف اتنی سمجھ کافی ہے۔ جتنی سمجھ سے یہ لوگ اپنے بیٹوں کو شناخت کر لیتے ہیں۔ اب اگر کسی سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ تو اس کی صحت کی دو ہی صورتیں بطور قرائن پیش ہو سکتی ہیں۔ ایک ماں کی طرف سے دوسری باپ کی طرف سے۔ ماں کی طرف سے اس بچہ کے تولد سے پہلے بچہ کی والدہ کی عصمت اور پاکدامنی اور چال چلن کا اچھا ہونا اور باپ کی طرف سے اس بات کا مدعی ہونا کہ واقعی میرا ہی بچہ ہے۔ اس کی تربیت اور اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کا متکفل ہو جانا اور بیماری کی حالت میں علاج کرانے کے لئے اطباء اور ڈاکٹروں کی خدمات کا بیمار بچہ کے لئے حاصل کرنا۔ بچہ کی تعلیم و بیاہ شادی۔ اس پر مقدمہ بن جائے۔ تو سب اخراجات کی کفالت کا ذمہ خود اٹھانا۔ اور حسب ضرورت ہر طرح کا سامان مہیا کرنا۔ جس سے باپ خود اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ کہ فی الواقع وہ اس کا بیٹا ہے۔ ورنہ اگر اس کا بیٹا نہ ہو۔ تو کسی باغیرت اور شریف انسان کا ایسے بچہ کی جو اس کے نطفہ سے نہ ہو۔ ضروریات کا بوجھ اٹھانا یا اسے اپنی طرف منسوب کرنا کیسے ممکن ہے۔

دعوئ نبوت سے پہلے کی پاکیزہ زندگی

اسی طرح اور بالکل اسی طرح خدا تعالےٰ کے صادق نبیوں اور کاذب مدعیوں کا حال ہے صادق نبی اپنے دعوئے نبوت سے پہلے حلال زادہ بچہ کی طرح باعصمت اور پاکیزہ زندگی گزارنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ پاک زندگی جو دعوئ نبوت سے پہلے پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دعوئے نبوت کی حیثیت حلال زادہ بچہ کی طرح ہے۔ پس جس طرح بچہ کے تولد سے پہلے بچہ کی والدہ کی عصمت کو بچہ کے حلال زادہ ہونے کا قرینہ صحیحہ قرار دیا جاتا اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ باعصمت عورت کا بچہ حلال زادہ ہے۔ اسی طرح مدعی نبوت کی دعوئے نبوت سے پہلی پاکیزہ اور باعصمت زندگی اس مدعی کے دعوئے نبوت کی صداقت کا ثبوت ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے بیٹے کی مثال کے ذریعہ مدعی نبوت صادقہ کا معیار اس لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ تا ہر ایک اُمی اور عالم اور خواندہ اور ناخواندہ اس بات کو بآسانی سمجھ سکے کہ جس دلیل سے وہ اپنے بچہ کو حلال زادہ قرار دے سکتا ہے۔ اسی دلیل سے مدعی نبوت صادقہ کے دعوےٰ کو پرکھ لے۔ اور اگر دعوئ نبوت سے پہلی زندگی کے باعصمت پائے جانے پر بھی مدعی نبوت کو کاذب اور مفتری قرار دیا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ ہم نے اس دلیل کو کہ جس کی رو سے اپنے بچوں کو حلال زادہ قرار دیتے تھے۔ غلط ٹھہرا کر اپنے بچوں پر خود حملہ کیا۔ اس صورت میں علوم صحیحہ کا بھی اعتبار نہ رہا اور صدق اور کذب اور حق و باطل کے درمیان جو فرق ہے۔ وہ بھی مفقود ہو گیا۔ کیا دنیا میں کسی عقلمند اور بھلے مانس نے یہ صورت مقدمات اور نتائج کی تسلیم کی۔ کہ بچہ کے رحم مادر میں ہونے تک تو بچہ کی والدہ کو پاکدامن اور باعصمت قرار دے۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو جائے تو غلط نتیجہ نکالتا ہوا یہ کہنا شروع کر دے کہ بچہ پیدا ہونے سے پہلے تو یہ عورت بڑی نیک اور پاکدامن اور اچھے چال چلن کی تھی لیکن معلوم نہیں کہ یہ لڑکا ناجائز طریق پر کہاں سے لے آئی۔ دنیا میں مقدمات صحیحہ کے اگر یوں غلط نتائج نکلنے لگ جائیں۔ تو دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ اور اگر یہ دلیل واثق حلال زادہ بچوں کی شناخت کا سچا معیار ہے۔ تو پھر اسی معیار سے انبیاء کی صداقت ثابت ہو جانے پر اس سے کیوں اعراض کیا جاتا ہے۔ اس کے تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ اگر ہم مدعی نبوت کی دعوئے نبوت سے پہلی زندگی کو پاک اور باعصمت پا کر پھر بھی اسے مفتری اور کاذب قرار دیں۔ تو گویا ہم نے اس غلط نتیجہ سے ایک حلال زادہ بچہ کو حرامزادہ قرار دیدیا۔ پس سچے نبی کو باوجود صداقت کے دلائل پائے جانے کے پھر بھی مفتری اور کاذب قرار دینا۔ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ حلال زادہ بچہ کو حرامزادہ کہنا۔

ذریتہ البغایا کا مفہوم

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میری مخالفت کرنے والے اگر میری تکذیب کرینگے تو وہ ذریتہ البغایا ثابت ہونگے۔ کیونکہ جب آپ کی صداقت اسی معیار سے ثابت ہے جس معیار سے ایک بچہ حلال زادہ ثابت ہو سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ کو پھر بھی کاذب اور مفتری قرار دینے والے اس معیار کے رو سے اپنے تئیں حلال زادہ ثابت کر سکیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے مدعی نبوت کی صداقت کا معیار بیٹوں کی شناخت کے معیار کی صورت میں پیش کیا۔ تا کہ سب لوگ نبی کی صداقت کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ اور تا کہ نبی کا انکار اپنے حلال زادہ بیٹے کو حرامی سمجھنے کے مترادف سمجھیں۔ جو ان کے نزدیک سخت ناگوار بات ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اگرچہ اسی ایک معیار سے طالب حق پر واضح ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ کی صداقت کے نشانات اس قدر ہیں کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

آسماں بارد نشان الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

صداقت کے کھلے اور بین نشانات

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ یہی جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ شروع میں دو تین سو آدمیوں کے مجمع کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ لیکن آج دیکھو کہ بیس تیس ہزار سے بھی زائد کی تعداد میں لوگ اس مجمع میں موجود ہیں۔ اور مستورات کی تعداد اور ان کا مجمع الگ پایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو کون کھینچ کر یہاں لایا۔ اور کون ہر سال یا تون من کل فج عمیق کی وحی کا تازہ بتازہ جلوہ دکھاتا ہے۔ پھر آپ کی صداقت کے نشان آپ کے اہل و عیال میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود خصوصیت سے آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ آپ کی جماعت کا ہر فرد آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ دنیا کے حوادث دنیا کے عجائبات حکومتوں کے انقلابات حکومتوں کی جنگیں۔ دنیا میں طاعون و زلازل وغیرہ کا آنا اور دشمنوں کی تباہی بربادی اور جماعت احمدیہ کا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنا آپ کی صداقت کے متواتر نشانات ہیں۔ ان کے باوجود بھی کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ آپ صادق نہیں۔ تو پھر دنیا میں کوئی نبی اور رسول صادق ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن [illegible] سے دوسرے [illegible] صادق [illegible] ثابت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مسلمانوں کے اتحاد پر صف ماتم

احرار کا مشغلۂ سینہ کوبی

سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں کے اتحاد و مسلمانوں کی یک جہتی اور مسلمانوں کی یک جائی کی آواز بلند ہوتے ہی احرار کے سینۂ پُرکینہ پر کیوں تیر برسنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں پر کیوں چھریاں چلتی ہیں اور ان کے حلقوں سے کیوں فغاں و شیون کی صدا بلند ہوتی ہے۔؟ کیا مسلمانوں کا آپس میں اکٹھے رہنا برا ہے۔؟ نقصان رساں ہے؟ منافی مفادِ اسلام ہے؟ کیا اسلام و مسلمین کا فائدہ اس میں ہے۔ کہ ہر ٹکڑی اور ٹولی کانگرس کا نام لے کر ہندوؤں کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق سمجھوتے کرتی پھرے۔ اور غریب مسلمانوں کے جائز حقوق ہر غرض پرست کے لئے جنس تجارت بنا دیئے جائیں۔ جس طرح احرار نے جواب باشاہ اللہ مسلمانان ہند کے زغلول پاشا اور ڈی ولیرا بن گئے ہیں۔ نہرو رپورٹ کے زمانے میں اور نہرو رپورٹ کی خاطر گاندھی جی کی سول نافرمانی کے زمانے میں کیا تھا یا جس طرح کئی اور انجمنیں جن میں سے بعض بر سر اقتدار بھی ہیں۔ ہمیشہ اسلامی حقوق کو جنس تجارت بنانے کی فکر میں رہے ہیں۔ اور اب بھی ان کے دل و دماغ اسی قسم کی باتوں کے لئے وقف ہیں؟ اب بھی ان کی حالت یہ ہے۔ کہ اگر مسلمانوں سے ملنے، ان سے مشورہ کرنے، ان کے لئے جائز سعی و جہد کرنے کا سوال پیدا ہو تو ان لوگوں کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ لیکن ہندوؤں اور سکھوں میں گھسنے کا موقع آئے تو وہ سب سے پیش پیش ہوں گے۔ کیا احرار کا مدعا یہ ہے کہ وہ دو یا چار آدمیوں کو لے کر کانگرس کے پردے میں ان ہندوؤں سے مل جائیں جو اس وقت ملک کم از کم بہ اعتبار رہنمائی ہندوؤں میں اس سے بھی زیادہ بے حقیقت ہیں جتنے کہ احرار مسلمانوں میں بے حقیقت ہیں اسی طرح دوسرے مسلمان دوسری ہندو اور سکھ پارٹیوں سے ملیں؟ پنجاب کونسل کو وزارتوں اور عہدوں کی کشمکش گاہ بنا دیا جائے اور مسلمانوں کو اکثریت سے جو جائز فوائد حاصل کرنے کا امکان ہے انہیں فنا کیا جائے۔؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر دو دو چار چار افراد کی ٹولیاں بنی رہیں گی تو آئندہ دستور کامیاب ہو جائیگا لیکن اگر مسلمان یکجا رہیں گے تو کامیاب ہوگا۔ اگر مسلمان میں بٹے رہیں گے تو ہندو، سکھ اور مسلم اتحاد پایۂ تکمیل پر پہنچ جائیگا اور اگر اکٹھے ہو جائیں گے تو مسلمانوں کے حقوق بھی محفوظ نہ رہیں گے اور ہندو مسلم سکھ اتحاد بھی نہ ہو سکے گا۔ آخر کون سی وجہ ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ جو گفتگو دو دو چار چار آدمی کر سکتے ہیں۔ نوے اکانوے آدمی نہیں کر سکتے؟

اگر مولانا مظہر علی صاحب اور چودھری افضل حق یا بعض دوسرے مسلمان اکثریت کی ہم نوائی اختیار کر لیں گے تو پھر تو پنجاب میں کوئی کام نہ ہو سکیگا لیکن اگر ہم نوائی اختیار نہ کریں گے اور ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنا لیں گے۔ تو سب کچھ درست رہے گا۔؟

ہندوؤں اور سکھوں میں اب کون سا اتحاد نہیں؟ اور اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آپ اگر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں گے، اگر انہیں متفرق و منتشر رکھیں گے۔ اگر ان کو ٹولیوں میں منقسم کر دیں گے تو ہندو اور سکھ بھی یہی کریں گے وہ بھی ٹولیوں اور ٹکڑوں میں بٹ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ اتحاد کی صدا بلند کریں گے تو وہ بھی متحد ہو جائیں گے نیز کیا یہ امر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور ان میں تفرقہ قائم رکھنے کی دلیل بن سکتا ہے۔ ہم نے یا کسی دوسرے مسلمان نے یہ نہیں کہا کہ مسلمان متحد ہو کر ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالیں یا اپنی اکثریت سے ناجائز فائدہ اٹھائیں یا ہندوؤں اور سکھوں کو وزارتوں کے جائز حق سے مستفید نہ ہونے دیں۔ لیکن پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کا تفرقہ ان کی اصلی پوزیشن پر زیادہ برا اثر نہ ڈالے گا۔ اس لئے کہ وہ پہلے بھی اقلیت میں ہیں اس کے برعکس مسلمانوں میں اگر تفرقہ برپا ہو تو ان کی اکثریت قطعی طور پر فنا ہو جائے گی۔ پھر احرار کو اس اکثریت کے فنا کرنے پر کیوں اصرار ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم نے ان کا نہرو رپورٹ والا فیصلہ قبول نہیں کیا تھا۔ اور اب قوم سے انتقام لینے کی یہی صورت ہے۔ کہ اس کی حاصل شدہ اکثریت کو تباہ کیا جائے؟ کیا سکھوں کے ساتھ اتحاد کی صورت یہ تھی۔ کہ شہید گنج کے سلسلے میں ان کے فعل انہدام کے متعلق ایک حرف بھی زبان پر لانا گوارا نہ کیا۔ اور اس کے بعد حسب روایت مقالہ نگار "سول" اس بات پر خوش ہو گئے کہ سکھوں نے ۳۰ نومبر کے جلوس میں احرار کے دفتر کے سامنے "احرار زندہ باد" کا نعرہ لگایا تھا واقعہ یہ ہے کہ احرار کے دل میں بھی وہی حرص موجزن ہے جو بعض دوسرے مسلمانوں کو بے تاب کئے ہوئے ہے، یعنی وزارتوں اور عہدوں کی حرص۔ احرار جانتے ہیں۔ کہ اگر آئندہ دستور میں کچھ حاصل ہوگا۔ تو عام مسلمانوں کے ساتھ رہ کر حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ کسی غیر مسلم پارٹی سے علیحدہ اتحاد زیادہ مفید ہوگا۔ یہی حرص مولانا مظہر علی صاحب کو اور ان کے رفقا کو مسلمانوں کے اتحاد سے نفرت پر آمادہ کر رہی ہے۔ اور جب یہ صدا بلند کی جاتی ہے کہ سارے مسلمان اکٹھے رہیں تو جھٹ احرار صف ماتم بچھا دیتے ہیں۔ اور مولانا مظہر علی صاحب احرار کے ترجمان خصوصی بن کر سینہ کوبی اور چہرہ خراشی شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو آئندہ دستور کو فنا کرنے اور ناکام بنانے کی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کو اکٹھا ہونے اور اکٹھے رہنے کی ترغیب دی جا رہی ہے ہمارے سامنے مظفر خاں یا سکندر حیات یا فضل حسین یا افضل حق یا مظہر علی نہیں ہیں ہمارے سامنے صرف بات یہ ہے کہ مسلمان ہر قوم کے ساتھ ہر جائز اور ضروری سمجھوتا کریں۔ اپنے جائز حقوق کو محفوظ رکھیں۔ دوسروں کے تمام جائز حقوق کی حفاظت کا یقین دلائیں لیکن جو کچھ کریں اکٹھے رہ کر کریں۔ اگر افضل حق کو مسلمانوں کی اکثریت لیڈر مان لے تو سب ان کی لیڈری کا اقرار کریں اگر کسی اور شخص کی لیڈری پر اکثریت کا اتفاق ہو تو سب اسکے ساتھ رہیں یہ افضل حق یا فضل حسین یا مظہر علی یا سکندر حیات یا فیروز خاں کی ذاتی جائداد کا معاملہ نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا معاملہ ہے اگر مسلمانوں کی وحدت کے مصالح قیادت کی باگ سکندر حیات اور فضل حسین سے چھین کر افضل حق اور مظہر علی کے حوالے کر دیں تو ہمیں اس پر قطعاً اعتراض نہ ہوگا لیکن وحدت کا قائم رکھنا بہرحال ضروری ہے۔ اور اگر مختلف مسلمانوں کے پیش نظر عہدے، وزارتیں اور اقتدار نہیں بلکہ مصالح ملی و ملکی کی نگہداشت ہے۔ تو اس پر اعتراض کیوں ہو۔ بلاشبہ دنیا میں ہر اکثریت اقلیت ہو کر گذر رہی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ اکثریت کا بغیر ا فرق

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہنچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن غبی انسان ہو نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہنچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ہے تین روپیہ۔

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں بعد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہو گئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے قیمت ہے۔ تین روپیہ

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو اس دوا سے دور ہو جاتا ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتا۔ پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔ جس کا صدہا بیماروں پر تجربہ ہو چکا ہے ضرور تجربہ فرمائیے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں اس وقت اکسیر دمہ و کھانسی ضرور استعمال فرمائیے۔ قیمت دو روپیہ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے ہر مرض کی مجرب دوا منگانے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیں۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لعل شاہ ولد جند وڈا شاہ ذات سید سکنہ کوٹلی جھنڈیراں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۹/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد بخش ولد حسن ذات چون سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۴/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی صلابت ولد پہلوان ذات کملانہ سیال سکنہ بستی اسلام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اعظم ولد پہلوان ذات مرالی سکنہ خاکی لکھی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۰/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دریام ولد اسلام نابالغ بولایت سماۃ بھاگن بیوہ اسلام والدہ خود ذات کاٹھیہ سکنہ [illegible] کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۹/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شیر ولد بہاب ذات کاٹھیہ سکنہ چک ۴۹۹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی تہاد ولد جہانہ ذات مرالی سکنہ خاکی لکھی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۰/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد سنہ ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد یار ولد علی محمد ذات بھٹی سکنہ بگیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما ۱۶ جنوری۔ اطالوی فوجوں نے جنوبی محاذ پر جنگ شروع کر دی ہے۔ سمالی لینڈ ساحل پر بارشیں شروع ہو گئی ہیں۔ اطالوی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اگر ہراول اطالوی فوجیں بروقت نہ پہنچ سکیں۔ تو بارشوں کی وجہ سے تمام راستے مسدود ہو جائیں گے۔

ڈیسی ۱۶ جنوری۔ ایک برطانوی ریڈ کراس ایمبولنس پر آج تین اطالوی ہوائی جہازوں نے شدید بمباری کی۔ جس سے ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۳۵ مجروح ہوئے۔

روما ۱۶ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی فوجوں نے راس دستا کے لشکر پر یورش شروع کر دی ہے۔ ایک سرکاری مکتوب مظہر ہے کہ حبشی تمام محاذ چھوڑ کر بھاگ گئے اور اس وقت اطالوی فوجیں ان کا تعاقب کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ سمالی لینڈ میں جو لڑائی حبشی افواج کی پسپائی پر منتج ہوئی۔ یہ فوجوں کی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اطالیہ اور حبشہ کے درمیان پہلی عظیم جنگ تھی اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس میں پانچ سو حبشی ہلاک ہوئے۔ اطالوی سپاہیوں میں سے صرف ایک سو ہلاک ہوئے۔

اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ پابندیوں کے باوجود فرانس نے تین ماہ میں سامان حرب کی کثیر مقدار اٹلی کو بھیجی ہے۔ ۶ جنوری ۱۹۳۶ء تک ۱۰ لاکھ پونڈ کا سامان جنگ بھیجا جا چکا ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ جنوری۔ دریائے تکازی کے کنارے اطالوی اور حبشی افواج کی دست بدست جنگ کے بعد اطالوی عساکر پسپا ہوئے حبشی لشکر نے پسپا ہونے والے اطالویوں پر زبردست حملہ کیا۔ اطالوی چار سو سپاہیوں کی نعشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس جنگ میں راس ادیلو کی فوجوں نے اطالویوں کی ۲۸ توپوں دولاریوں اور دو موٹروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ جنوری۔ شمالی اریٹریا میں اطالیہ کے حبشی سپاہیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں حبشی لشکر میں آملے ہیں۔ حبشی افواج نے دس ٹینکوں اور بہت سے بارود پر قبضہ کیا۔ اور شمالی اریٹریا کے چار شہروں کو فتح کر لیا۔

ناسک ۱۶ جنوری۔ مقامی ہری جنوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنڈت مالویہ جب ناسک آئیں تو ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا جائے اور ان کے خلاف مظاہرے کئے جائیں۔

ملتان ۱۶ جنوری۔ بہاولپور گورنمنٹ نے ہندوؤں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے پیش نظر ریاست میں کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کا نفاذ کر دیا ہے۔ ہندو سبھا اور اس کی شاخوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ ہندو سبھا کے پریذیڈنٹ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہندوؤں نے ہڑتال کر دی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مسٹر رڈیرڈ کپلنگ کی حالت رو بصحت بیان کی جاتی ہے

امرتسر ۱۶ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امرتسر میں مسجد شہید گنج کانفرنس کے جواب میں سکھ بھی ایک کانفرنس منعقد کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

ڈربن ۱۶ جنوری۔ افریقہ کے ایجنٹ گورنر جنرل سید رضا علی ایک ہندو لڑکی سے شادی کریں گے۔ لڑکی کو مشرف بہ اسلام کیا جا چکا ہے۔ شادی کی رسم چند دنوں تک شرع اسلامی کے مطابق جوہنس برگ میں ادا کی جائے گی۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ کل لنڈن کے قریب ایک مال گاڑی کے ایک ٹرین کے ڈبوں کے ساتھ ٹکرانے سے تین ڈبے پٹڑی سے اتر گئے ۱۲۰ اشخاص ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے ہلاک شدگان میں ڈرائیور بھی شامل ہے۔

الہ آباد ۱۶ جنوری۔ الہ آباد میں ہندو سبھا اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس میں شمولیت کے لئے پنڈت مالویہ الہ آباد آ رہے ہیں

لاہور ۱۶ جنوری۔ ۳۰ نومبر کے سکھوں کے جلوس میں دل آزار اور اشتعال انگیز قطعات اٹھانے والے سکھ گرفتاروں کی تعداد ۷۰ تک پہنچ گئی ہے۔ تمام کو ضمانت پر رہا کیا گیا ہے ۲۳ جنوری کو ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہو گی۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سردار سنت سنگھ ایم ایل اے اور سردار سنگل سنگھ ایم ایل اے کرپان پر پابندیوں کے سلسلہ میں اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں تحریک التوا پیش کریں گے۔

ماسکو ۱۶ جنوری۔ ڈیفینس کے وائس کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی فوج میں تیرہ لاکھ آدمی موجود ہیں ان میں ۷۰ فیصدی تجربہ کار ہیں۔ اور کہا کہ جرمنی اور جاپان کی بڑھتی ہوئی فوجی قوت کے پیش نظر ہم مجبور ہیں کہ بجٹ کا بہت بڑا حصہ فوجی استحکامات پر صرف کریں۔

حیدر آباد دکن ۱۶ جنوری۔ نامپلی سٹیشن سے ملحقہ شہر کے چار حصوں میں دو ہفتہ سے وقفہ کے بعد زرد بارش ہو رہی ہے۔ جس سے لوگ سخت پریشان ہیں۔ صاف آسمان سے پانی کے بڑے بڑے قطرے زمین پر گرتے ہیں۔ جن سے زمین پر زرد رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ بہرام پور کے ایک پٹ سن کے کارخانہ کے ۴ ہزار مزدوروں نے آج ہڑتال کر دی۔ ان کا احتجاج قواعد و ضوابط کی سختی کے خلاف ہے۔

برلن ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اور البانیہ میں جنگ چھڑنے والی ہے۔ کل احمد زوغو شاہ البانیہ نے تقریر کرتے ہوئے اٹلی کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا۔ جو قریباً ۲ برس سے البانیہ کی آزادی سلب کرنے کے لئے ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ جاپان نے سرکاری طور پر بحری کانفرنس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔

بمبئی ۱۶ جنوری۔ صوبجات کے مالیات کا اندازہ کرنے کی غرض سے سر اٹو نیمیر صدر نیمیر کمیٹی آج لنڈن سے بمبئی پہنچے۔

رنگون ۱۶ جنوری حکومت برما نے اصلاح دیہات کا پروگرام تیار کیا ہے۔ اس پروگرام پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ کل برطانوی کابینہ کے اجلاس میں اطالیہ میں تیل کی درآمد پر پابندیاں عائد کرنے کا مسئلہ زیر بحث رہا۔ آخر فیصلہ کیا گیا۔ کہ موجودہ حالات میں یہ فیصلہ کرنا محال ہے۔ کہ تیل پر کس حد تک پابندیاں عاید کی جائیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ارکان کابینہ تعزیری کارروائی کی حکمت عملی کے حامی ہیں۔ اور وہ تیل پر پابندی کے اطلاق کے امکانات پر غور کر رہے ہیں۔

ڈیسی ۱۶ جنوری۔ ایک حبشی جرنیل جو راس گگسا کے ساتھ اٹلی والوں سے جا ملا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اٹلی والوں نے اس پر شبہ کیا اور اسے ایک جزیرہ میں قید کر دیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں سے بھاگ کر حبشی افواج سے آملا ہے۔

کراچی ۱۶ جنوری۔ نئی صوبجاتی کونسلوں میں کانگرس کی اکثریت کے امکان کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے کانگرس کی طرف سے مختلف صوبجاتی کانگرسی لیڈروں کو ایک خفیہ سرکلر بھیجا گیا ہے۔ عہدوں کے رد و قبول کا انحصار لیڈروں کے جوابات کی نوعیت پر ہوگا۔ اور لکھنؤ کانفرنس میں اس سوال کا قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔

"مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مصر میں چین سے آنے والے سامان پر چالیس فی صدی محصول عائد کر دیا گیا ہے یہ کارروائی اس خطرہ کے نتیجہ میں کی گئی ہے۔ کہ جاپان موجودہ بھاری محصول سے بچنے کے لئے سامان چین سے روانہ کرے گا

لاہور ۱۶ جنوری۔ آج مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں انہدام مزار کا کوشاہ کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ کل مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موقع کا ملاحظہ کرنے کے لئے شہید گنج آئیں گے

لاہور ۱۶ جنوری۔ آج کرپان مورچہ کے سلسلہ میں سکھوں کا چھبیسواں جتھہ گرفتار کیا گیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے انہیں ایک ایک دن قید محض کی سزا دی۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ برطانوی کابینہ کی مجلس دفاع کا اجلاس وزیر اعظم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں قومی دفاع کے استحکام اور اس کے اخراجات کے مسائل پر بحث ہوئی معلوم ہوا ہے۔ کہ قومی تحفظات کے استحکام کے لئے قرض لینے کی تجویز کی پرزور تائید کی جا رہی ہے۔

امرتسر ۱۶ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنے نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے ولائتی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی